تاریخ خود کو دہراتی ہے

ماضی کی طرف پلٹیں چلتے چلتے اکسٹھ ہجری تک جا پہنچیں اور کوفہ پر نظر دوڑائیں۔یزید کا دورِ ملوکیت ہے۔ شہر میں نواسۂ رسول ﷺ کی آمد آمد کی خبر مشہور ہے۔ کہا جا رہا ہے۔ کہ حسین علیہ السلام نے اپنے نمائندے کو روانہ کر دیا ہے اور اربابِ اقتدار بھی حرکت میں آ چکے ہیں۔اہم شاہراہوں کی ناکہ بندی ہو چکی ہے۔ جگہ جگہ یزیدی فوجی کھڑے ہیں۔ مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ آتے ہیں۔یزیدی گورنر کی طرف سے مکر و فریب ، جبر و تشدد کے تمام ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے ہیں ، حالات یکسر بدل جاتے ہیں۔ مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری ہو جاتی ہے۔ کچھ دیر بعد نہایت درد ناک

انداز سے انہیں شہید کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہیں کوفہ کے حالات۔ ان حالات میں کوفہ میں تین قسم کے لوگ نظر آ رہے ہیں۔ ایک حکمران طبقہ، دوسرا اہلِ بیت رسول ﷺ سے سچی اور حقیقی محبت رکھنے والا ان کے شانہ بشانہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار اور تیسرا مفاد پرست لوگوں کا گروہ جو نہ یزیدی ہیں نہ ہی حسینی۔ وہ تو مفاد کے پجاری ہیں۔ اگر انہیں امامِ حسین علیہ السلام کے ساتھ رہ کر مفاد پورا ہوتا نظر آئے تو یہ لشکرِ حسین علیہ السلام میں شامل ہو جائیں گے اور اگر لشکرِ یزید میں شمولیت اختیار کر کے مفاد حاصل ہوتا نظر آئے تو لمحہ بھر کی تاخیر کے بغیر لشکرِ یزید کا حصہ بن جائیں گے اور پھر آنے والے وقت نے ثابت بھی کر

دیا کہ یہ لوگ ایسے ہی تھے اور اب ماضی سے حال کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہیں تو یہی تین طبقات نظر آ رہے ہیں۔ ایک وہ طبقہ جو اپنی زبان و قلم سے اہلِ بیت بالخصوص سیدنا امامِ حسین علیہ السلام پر بڑی ہی شدت سے حملہ آور ہے اور یہ طبقہ کافی وسائل بھی رکھتا ہے۔ جس طرح ان کے پیش رو اکسٹھ ہجری میں دنیاوی اسباب و وسائل سے مالامال تھے اور ایک طبقہ اپنی زبان و قلم سے اہلِ بیت کے ساتھ کھڑا ہے۔ ان کی محبت میں ہر قسم کے حالات و نتائج کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہے اور یہ طبقہ بھی اُن لوگوں کی طرح بے سر وسامان ہے جو امامِ مظلوم کے ساتھ بے سر وسامانی کے عالم میں کھڑے رہے اور ایک طبقہ مفاد پرست لوگوں کا نظر آ رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو نہ حسینی ہیں

اور نہ ہی یزیدی۔ یہ تو وہ ہیں، جنہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے "عبدالدینار" قرار دیا تھا۔ اس طبقے سے وابستہ لوگ چاروں طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ کہاں سے مفاد حاصل ہو سکتا ہے۔ محبانِ اہلِ بیت کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے کبھی شانِ حسن و حسین رضی اللہ عنہما، کبھی سیرتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور کبھی محبت حسین رضی اللہ عنہ جیسے مقدس عنوانات کا انتخاب کر کے کتابیں مرتب کر کے بازارِ تجارت کا رُخ کیے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ یزیدیوں سے بھی مفاد حاصل کرنے کی تاک میں ہیں۔ اس لیے یزید کے بارے میں لب کشائی سے یکسر گریزاں ہیں۔ لبوں پر سکوت کے پہرے بٹھا رکھے ہیں۔ ان کی کتابیں اٹھا لیں شروع سے آخر تک پڑھ لیں۔ فضائل و مناقب پر مشتمل احادیث و اثار خوب

تحریر کیے ہوئے ہیں۔ لیکن اصل شیطانِ اعظم جس کے حکم پر صحرائے کربلا پر ظلم و بربریت کے بادل برسائے گئے۔اس کے بارے میں سکوت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ بلکہ بعض مفاد پرست تو ناصبیوں کو خوش کرنے کے لیے یہاں تک لکھ دیتے ہیں کہ "ہم قاتلینِ حسین کا تعین نہیں کر سکتے"۔ لیکن یہی مفاد پرست مصنفین جب محبانِ اہلِ بیت کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں تو یزید کو دو ٹوک الفاظ میں قاتل بتلا رہے ہوتے ہیں یہ مفاد پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟